جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

ایڈیٹر:- نعیم احمد نیّر

جلد نمبر 8 ماہ امان 1382 ھش بمطابق مارچ 2003ء شمارہ نمبر 3

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جیسے آپ لوگ بکری، اونٹ، گائے، دُنبہ ذبح کرتے ہو۔ ویسا ہی وہ زمانہ گذر رہا ہے جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر خدا تعالیٰ کی راہ میں انسان ذبح ہوئے۔ حقیقی طور پر عید الضحیٰ وہی تھی اور اسی میں ضحی کی روشنی تھی۔ (ملفوظات جلد ۲، صفحہ ۳۲)

یہ عید الضحیٰ پہلی عید سے بڑھ کر ہے اور عام لوگ بھی اس کو بڑی عید تو کہتے ہیں۔ مگر سوچ کر بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو اپنے تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور روحانیت سے حصہ لیتے ہیں۔ (ملفوظات جلد ۲، صفحہ ۳۳)

سال نو کے آغاز پر جماعت احمدیہ کا خصوصی وقارعمل

احباب جماعت نے سالِ نو کا استقبال نوافل سے کیا

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے اس سال بھی سال نو کے پہلے روز کو اپنی شاندار جماعتی روایات کیساتھ یوم وقارعمل کے طور پر منایا، الحمدللہ۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ یکم جنوری ۲۰۰۳ء کو جرمنی بھر کی مجالس نے نئے سال کا آغاز نوافل سے کیا، مساجد اور نماز سنٹرز میں نماز تہجد اور نماز فجر باجماعت ادا کی گئیں، دنیا کے تمام انسانوں کے لئے امن وسلامتی کی دُعائیں مانگی گئیں اور دنیا کے عام رواج کے مطابق عوام الناس جب ساری رات پٹاخے چلانے اور دیگر امور میں مصروف رہنے کے بعد صبح تھک کر خواب غفلت میں چلے گئے تو خدا تعالیٰ کے مسیح ومہدیؑ کی یہ جماعت اپنے رب کی حمد وشکر بجالانے کے بعد منفی ۱۰ درجہ حرارت میں ان محلوں، گلیوں میں صفائی کے 'وقارعمل' میں مصروف ہوگئی جہاں رات کے ہنگامے کے بعد ہر جگہ ٹوٹی ہوئی بوتلیں، ادھ جلے کاغذ، پٹاخوں کے خالی خول بکھرے پڑے تھے۔ اس قدر جوش وجذبے کے ساتھ انصار، خدام واطفال کو وقارعمل کرنے کی توفیق ملی جسکا اظہار ضبطِ تحریر میں لانا مشکل ہے۔ یہ وہ انقلاب ہے جو حضرت مسیح موعود ومہدی موعودؑ نے آکر انسانی زندگی میں بپا کیا ہے۔

144 مجالس کے 1798 انصار، خدام واطفال نے اس وسیع وقارِعمل میں حصہ لیا جسے جرمنی کے عوام اور حکومتی اداروں نے بھی بہت سراہا۔ چنانچہ مختلف شہروں کے **45** اخبارات میں خبریں جلی سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئیں۔ **5** جرمن ٹی وی اسٹیشن SWR, BR, TV Thüringen اور RTL سے وقارعمل اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں خبریں اور تعارف نشر ہوا۔ کئی اداروں کی طرف سے شکریہ اور نیک جذبات کے بھرپور اظہار کے خطوط، مجلس خدام الاحمدیہ کو موصول ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اِن کاوشوں میں برکت عطا فرمائے اور قبول فرمائے، آمین۔ (رپورٹ: مرزا قمر احمد، مہتمم وقارِعمل)

تم میں سے بہترین وہ ہے جو خود قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے

ریجنل سطح پر تعلیم القرآن کلاسز کا انعقاد

خَیْرُ کُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَہٗ

تم میں سے بہترین وہ ہے جو خود قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کے تحت جماعت جرمنی کا شعبہ تعلیم ہر سال ریجنل سطح پر جرمنی بھر میں تعلیم القرآن کلاسیں منعقد کرتا ہے۔ امسال بھی یہ کلاسیں دسمبر اور جنوری میں منعقد ہوئیں۔ 17 مختلف مقامات پر طلباء اور طالبات کیلئے علیحدہ علیحدہ منعقد ہونے والی یہ کلاسیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضری اور تدریس ہر دو لحاظ سے بہت کامیاب رہیں، الحمدللہ۔ ان کلاسوں کے دوران مربیان سلسلہ اور دیگر اساتذہ نے تدریس کے فرائض سرانجام دیئے جبکہ جملہ انتظامی امور کی ذمہ داری مقامی عہدیداران پر مشتمل کمیٹیوں نے بخوبی سرانجام دی، فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ان کلاسوں کے لئے مرکزی طور پر نصاب تیار کرکے بھجوایا گیا تھا۔ جس میں قرآن کریم ناظرہ وترجمہ، حدیث، فقہ، تاریخ اسلام واحمدیت، موازنہ مذاہب اور کلام کے مضامین شامل تھے۔ امسال ان کلاسوں سے 1500 شرکاء نے استفادہ کیا۔ ہر جگہ تدریس مکمل ہونے پر امتحان بھی لیا گیا اور اختتامی تقریبات میں کامیاب ہونے والے شرکاء کو انعامات اور اسناد تقسیم کی گئیں۔ بعض ریجنز سے موصولہ رپورٹس کا خلاصہ بغرض دعا ہدیہ قارئین ہے۔

لوکل امارت مائنز ویزبادن:

لوکل امارت مائنز ویزبادن میں طلباء اور لجنہ کیلئے علیحدہ علیحدہ کلاسوں کا انعقاد ہوا۔ 20 تا 26 دسمبر 2002ء طلباء کی کلاس ہوئی۔ جسکا افتتاح مکرم ساجد احمد صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔ اس کلاس میں پہلے دن 32 طلباء شریک ہوئے۔ 26 طلباء مرکز کے دیئے ہوئے معیار کے مطابق امتحان میں کامیاب ہوئے۔ طلباء کی ذہنی اور جسمانی صحت کا بھی خیال رکھا گیا اور خدام الاحمدیہ کیطرف سے طلباء کو سیر کروائی گئی، سومنگ پول پر تیراکی کیلئے لے جایا گیا۔ ثابت قدمی کا مقابلہ ہوا اور ٹائی باندھنا سکھایا گیا۔ نیز بیت بازی کروائی گئی۔ دو مباحثے ہوئے۔ ایک فی البدیہہ تقریری مقابلہ بھی کروایا گیا۔ مکرم جاوید اقبال مربی سلسلہ کیساتھ مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی۔ علاوہ ازیں تمام طلباء نے حضور اقدس کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھے۔

طالبات کی کلاس کا افتتاح شمیم مستقیم صاحبہ نیشنل سیکرٹری خدمت خلق نے کیا۔ نصاب کے علاوہ بھی بعض دلچسپ پروگرام ہوئے مثلاً مباحثہ کروایا گیا جسکا عنوان تھا ''کُڑیاں دی پڑھائی تے نری تباہی'' آخر میں تمام کارکنان کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمود احمد بھٹی، ناظم اعلیٰ)

لوکل امارت فرینکفرٹ:

اس امارت کے تحت مورخہ 26 تا 29 دسمبر 2002ء بمقام بیت السبوح سالانہ تعلیم القرآن کلاس منعقد ہوئی جس میں ریجن ہیسن مٹے اور ہیسن ناؤنس کے احباب نے بھی شرکت کی۔ لوکل امیر صاحب نے کلاس کا افتتاح کیا۔ تدریس کے دوران شرکاء کو پروجیکٹر کی مدد سے بھی بعض

(باقی صفحہ ۲ پر)

واقفینِ نو جرمنی کے پہلے یک روزہ سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

واقفین نو کی خاصی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس عمر کو پہنچ چکی ہے کہ ان کی اخلاقی، علمی، جسمانی، روحانی اور دینی صلاحیتوں کا جائزہ لینے اور ان کو مزید اجاگر کرنے کی غرض سے اجتماعات منعقد کئے جا سکیں۔ اس سلسلہ میں وقتاً فوقتاً مختلف پروگرام مقامی اور ریجنل سطح پر منعقد ہوتے رہتے ہیں لیکن ملکی سطح پر اب تک کوئی پروگرام منعقد نہ ہوسکا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ جماعت احمدیہ جرمنی کے دس سال سے زائد عمر کے واقفین نو کا پہلا یک روزہ سالانہ اجتماع ۵ اکتوبر ۲۰۰۲ء بروز ہفتہ بمقام بیت السبوح فرینکفرٹ منعقد کیا گیا، فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس اجتماع میں ۲۳۰ بچوں نے جو دس سال سے زائد عمر کے ۵۱۶ واقفین نو کے علاوہ ان کے والدین نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔

افتتاحی اجلاس کا آغاز صبح دس بجے مکرم ومحترم مولانا حیدر علی صاحب ظفر نائب امیر ومبلغ انچارج جرمنی کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس موقع پر محترم مولانا موصوف نے سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ اپریل ۱۹۸۷ء کی روشنی میں تحریک وقف نو کی اہمیت بیان کرتے ہوئے واقفین نو اور ان کے والدین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ اس ضمن میں آپ نے عبادات کے قیام، تلاوت قرآن کریم، خدا اور اس کے رسول سے محبت کے تقاضوں کو پورا کرنے پر خصوصیت سے زور دیا۔

بعد ازاں ''عظیم الشان تحریک، وقفِ نو'' کے موضوع پر تقاریر کا مقابلہ ہوا جس میں ۵۱ واقفین نو نے اردو میں اور ۱۶ واقفین نو نے جرمن زبان میں تقاریر کیں۔ اسی طرح مشاہدہ معائنہ کے علاوہ ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ کھانے اور تیاری نماز کے وقفہ سے قبل واقفین نو کو وضو کے طریق، مسجد کے آداب اور نماز کے آداب سے بھی آگاہ کیا گیا۔ نماز ظہر عصر کی ادائیگی کے بعد تلقین عمل کا پروگرام شروع ہوا۔ جس میں محترم مولانا الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ نے نصائح فرمائیں اور خصوصیت سے سچ بولنے اور سچائی کا دامن تھامے رہنے سے متعلق بعض مثالیں اور واقعات بیان فرمائے۔ اسی طرح علمی وتربیتی جائزہ پر مشتمل بعض سوالات بھی کئے۔

بعد ازاں ایک مجلس سوال وجواب کا انعقاد کیا گیا جس میں مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی نے تشریف لاکر سوالات کے جوابات دیئے۔ آپ نے بچوں سے سوالات بھی کئے اور انکی علمی وتربیتی حالت کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد مختلف مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنے والے واقفین نو میں محترم نیشنل امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ اس کے بعد صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی مکرم مظفر احمد صاحب نے بھی بچوں کو سوال وجواب کے انداز میں نصائح کیں۔ شام ساڑھے پانچ بجے اختتامی اجلاس ہوا جس میں مکرم ومحترم مولانا حیدر علی صاحب ظفر نے بچوں کو نصائح کرتے ہوئے تاریخ اسلام کے ابتدائی ایام کے واقعات سنائے کہ کس طرح بچوں اور نوعمر صحابہ نے درخشندہ مثالیں قائم کیں اور خدائے واحد ویگانہ کی توحید کے احیائے نو کے لئے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ آپ نے کہا کہ اس نمونہ کو اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی بچوں خصوصاً واقفین نو نے زندہ کرنا ہے اور دنیا میں اسلام احمدیت کی حقانیت کو ثابت کرنا ہے۔ حسن کارکردگی کے لحاظ سے لوکل امارت Fulda Neuhof جرمنی بھر میں اول قرار پائی۔ اختتامی دعا کے ساتھ اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

واقفین نو کے ریجنل اجتماعات

ریجن نورڈ رائن: ریجن نورڈ رائن کی جماعت ہالڈن، رانگن، فرزن، نوئز اور ڈیوئل ڈورف کا ایک روزہ تعلیم وتربیتی اجتماع برائے واقفات و واقفین نو مورخہ 26 جنوری 2003ء کو منعقد ہوا۔ علمی مقابلہ جات کے علاوہ مجلس سوال وجواب بھی منعقد ہوئی۔

واقفات نو کے لئے علیحدہ انتظامات تھے جہاں ان کے مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ والدین نے بھی افتتاحی اور اختتامی پروگرام میں شرکت کی۔ (اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری وقف نو)

ریجن مائن فرانکن: مورخہ 15 دسمبر 2002ء بروز اتوار ریجن مائن فرانکن کا اجتماع برائے واقفین نو منعقد ہوا۔ افتتاحی تقریر میں مکرم مبارک احمد مربی سلسلہ نے والدین کو توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ اس مبارک تحریک کے معیار کو (باقی صفحہ ۲ پر)

ترتیل القرآن کلاس ریجن نیڈرزاکسن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک سے بابرکت مہینہ میں ریجن میں پانچ مقامات پر ترتیل القرآن کلاسز منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ احباب وخواتین کو قرآن کریم درست تلفظ سے پڑھنے کی اہمیت بتائی گئی اور اس سلسلہ میں جماعت کی طرف سے تیار کردہ آڈیو ویڈیو کیسٹس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی۔ پندرہ احباب وخواتین نے سورۃ الاعلیٰ اور دس نے سورۃ الغاشیہ درست تلفظ سے یاد کی۔ دو خدام اور دو اطفال نے قرآن کریم کا کچھ حصہ حفظ کیا اور کچھ دن نماز تراویح پڑھائی۔ مسائل کے بارہ میں بھی گفتگو ہوتی رہی۔ دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان تمام مساعی کو قبول فرماتے ہوئے اس کے نیک ثمرات ظاہر فرمائے، آمین۔

''آپ کا نوازش نامہ ملا''

مدیر اخبار احمدیہ جرمنی! السلام علیکم، ابھی ابھی اخبار احمدیہ ملا۔ دلچسپ ہے دلی دعا ہے۔ اللھم بارک وزد ھم۔

۱) آپ نے مسجد بشارت کے افتتاح کی خوشخبری سنائی ہے جو خاکسار نے اسی سال دیکھی تھی۔ بلکہ سعید گیسلر صاحب کے ساتھ ایک رات نمازیں پڑھنے کا موقع بھی پایا تھا دوسری خوشخبری آپ نے کوبلنز میں مسجد طاہر کی تقریب سنگِ بنیاد کی سنائی ہے یہ جگہ بھی عاجز نے ڈلٹس کی شاندار مسجد دیکھنے کے راستہ میں دیکھی تھی بہت ہی موزوں جگہ ہے۔ گویا اب جرمنی ۱۰۰ مساجد کے منصوبہ میں سے 10% ہدف جلد حاصل کرلے گا۔ جرمن قوم کیلئے بھی یہ دلچسپی کا باعث ہونگی اور احمدیوں کو مساجد بنانے میں دلچسپی بڑھ جائے گی انشاءاللہ اور اس طرح مغرب سے سورج طلوع ہونے کی پیش خبری نمایاں طور پر پوری ہوتی نظر آئے گی۔

۲) جرمنی کے جلسہ سالانہ ۲۰۰۲ء کے دنوں میں ہی وہاں شمال مشرق میں سیلاب آیا تھا جس کیلئے محترم امیر صاحب نے رضاکارانہ کام اور عطیہ جات کی تحریک فرمائی تھی جسے سنکر بہت سے احباب نے اپنی جیبیں خالی کر دی تھیں۔ الحمدللہ اس قربانی کے شاندار نتائج کا حال آپکے گذشتہ اور موجودہ شمارہ میں پڑھ کر خوشی ہوئی۔ دلی دعا اللہ تعالیٰ مزید ہمت عطا فرمائے، آمین۔

۳) ایک انوکھا بینک پڑھ کر سوچ میں پڑ گیا کہ کتنا زبردست یہ بینک خدا تعالیٰ نے ہمیں مفت میں عطا فرمایا ہے۔ یہ اسکی صفت رحمانیہ کا جلوہ ہے اور اگر ہم اسکو صحیح رنگ میں خرچ کریں گے تو ہم مالا مال ہو جائیں گے۔ اے خدا تو ہر احمدی کو ایسا ہی بنادے، آمین۔

۴) واقفین نو کے اجتماعات کی دلچسپ خبریں پڑھیں۔ واقعی یہ آئندہ کے معماران ہیں جنکی تربیت پر ہمیں پوری توجہ دینے کی ضرورت ہے جرمنی کے قیام میں مجھے بھی ایسے دو اجتماعات میں شمولیت کا موقع ملا۔ میں نے واقفین نو کو بہت ہی ذہین پایا اللہ تعالیٰ ہمیں انکی شاندار صلاحیتوں کو خوب چمکانے کی توفیق دے آمین۔

۵) جرمنی کے شب و روز کے عنوان کے تحت وہاں عدالت کا فیصلہ مبارک باد کے قابل ہے جس میں ملازم عورتوں کو سر ڈھانپنے کی اجازت دینے کا ذکر ہے۔ خدا کرے کہ اب آخری عدالت بھی اس فیصلہ کو برقرار رکھے تو حضرت مسیح موعودؑ کی پیش خبری پوری ہوجائے گی کہ یورپ کو بھی عورتوں کے لئے کسی قسم کا پردہ رائج کرنا پڑے گا جس سے عورتوں کی عزت قائم ہو جائے گی۔

۶) محترم پروازی صاحب کا مضمون جلسہ سالانہ اور آب خورے پڑھ کر ہم بھی پرواز کر کے لاس اینجلز پہنچ گئے جہاں امریکہ کی مغربی ساحل کی جماعتوں کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ گو وہاں آب خورے تو نہ ہونگے مگر خدا کرے کہ جلسہ سالانہ کی باقی تمام برکات ہمیں نصیب ہوں۔

بہر حال آپ کا شمارہ گو مختصر ہی ہے مگر آپ سے ہزاروں میل دور بیٹھے جرمنی کی یہ خوشخبریاں پڑھ کر دل سے بے اختیار یہ دعا نکلی ''اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ''، والسلام، محتاج دعا

محمد اسماعیل منیر، حال کیلیفورنیا، امریکہ

تُو اگلے سال پھر جا اور ابراہیمی روح کے ساتھ حج کر

کتاب ''میرا حج بیت الله''، اطالوی نژاد نو مسلم احمدی ڈاکٹر محمد عبدالهادی کیوسی مرحوم کی تصنیف بزبان جرمن Das Haus In Mekka کے ایک حصه کا ترجمه ہے۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے اپنے عمره اور حج کے دوران پیش آنے والے واقعات لکھے ہیں۔ ان کا انداز بہت دلکش اور ایمان افروز ہے۔ اس کتاب سے ایک اقتباس ہدیه قارئین ہے۔

اسلام میں حج کے بارے میں مجھے، حضرت جنیدؒ جو ایک بہت بڑے صوفی گزرے ہیں، کی ایک روایت یاد آئی ہے۔

آپؒ ایک ایسے شخص سے ملے جو حج کر کے واپس آ رہا تھا۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا۔ میاں کہاں سے آ رہے ہو؟ میں مکہ میں حج کرنے گیا تھا۔ اس نے جواب دیا۔ حضرت جنیدؒ: تو کیا حج کر لیا ہے؟

وہ آدمی: جی ہاں! اللہ کے فضل سے کر لیا ہے۔

حضرت جنیدؒ: اچھا یہ تو بتا کہ جب تو حج کی نیت سے گھر سے نکلا تھا تو کیا اپنی سب خطا کاری، شوریدہ سری اور نافرمانی کو پیچھے چھوڑ آیا تھا؟

وہ آدمی: نہیں اس طرف تو میرا دھیان نہیں گیا۔

حضرت جنیدؒ: تو پھر در حقیقت تو حج کے ارادے سے گھر سے نہیں نکلا۔ اچھا یہ بتا جب تو سفر کی منزلیں طے کرتا ہوا رات کہیں قیام کرتا تھا تو کیا تو نے کبھی یہ خیال کیا کہ اس کے ساتھ نیکی اور تقویٰ کی کتنی منزلیں تو نے طے کر لی ہیں؟

وہ آدمی: نہیں ایسا خیال تو مجھے نہیں گزرا۔

حضرت جنیدؒ: تو پھر حقیقت میں تو نے سفر کی کوئی منزل طے نہیں کی۔ اچھا یہ بتا کہ میقات پر پہنچ کر تو نے اپنا پہلا لباس اتار کر جب احرام زیب تن کیا تھا تو اسکے ساتھ کیا تو نے اپنی نفسانی خواہشات اور جوش طبع کا لباس بھی اتار پھینکا تھا؟

وہ آدمی: نہیں اس قسم کا احساس تو مجھے نہیں ہونے پایا۔

حضرت جنیدؒ: تو پھر تو نے کوئی احرام نہیں باندھا۔ پھر جب تو نے بیت اللہ کا طواف کیا تھا اس وقت کیا تیری قلبی آنکھ نے حسن خداوندی کی تجلی بھی دیکھی تھی؟

وہ آدمی: نہیں ایسی سعادت تو مجھے نصیب نہیں ہوئی۔

حضرت جنیدؒ: تو پھر تو نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا۔ جب تو نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی تھی تو کیا تو نے ان کے حقیقی معنوں پر بھی غور کیا تھا جو نفس کی صفائی اور دل کی مروت پر دلالت کرتے ہیں؟

وہ آدمی: نہیں اس پر تو میں نے غور نہیں کیا۔

حضرت جنیدؒ: تو پھر تو نے سعی نہیں کی۔ جب تو منیٰ میں پہنچا تو کیا تو اپنی تمام منایات یعنی خواہشات نفسانیہ سے پاک ہو چکا تھا؟ وہ آدمی: نہیں ایسا تو نہیں ہوا۔

حضرت جنیدؒ: تو پھر تو منیٰ میں نہیں گیا۔ جب تو عرفات میں آیا تو کیا تو نے محسوس کیا کہ تیری آنکھ پر سے ظلمت کے پردے چھٹ چکے ہیں اور تو نے عرفان الٰہی کی حقیقت کو پالیا ہے؟

وہ آدمی: نہیں اس قسم کی کوئی بات میں نے محسوس نہیں کی۔

حضرت جنیدؒ: تو پھر عرفات کے میدان میں نہیں اترا۔ جب تو حج کی تمنا پوری ہونے کے بعد مزدلفہ میں پہنچا تو کیا تجھے وہ قلبی سکون میسر آیا جو تمناؤں کے پورا ہونے کے بعد ملتا ہے؟

وہ آدمی: نہیں ایسا سکون تو مجھے نصیب نہیں ہوا۔

> ### حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا
>
> حج سے صرف اتنا ہی مطلب نہیں کہ ایک شخص گھر سے نکلے اور سمندر چیر کر چلا جاوے اور رسمی طور پر کچھ لفظ منہ سے بول کر ایک رسم ادا کر کے چلا آوے۔ اصل بات یہ ہے کہ حج ایک اعلیٰ درجہ کی چیز ہے جو کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے۔ سمجھنا چاہیے کہ انسان کا اپنے نفس سے انقطاع کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی محبت میں کھویا جاوے اور تعشق باللہ اور محبت الٰہی ایسی پیدا ہو جاوے کہ اس کے مقابلہ میں نہ اسے کسی سفر کی تکلیف ہو اور نہ جان و مال کی پروا ہو نہ عزیز و اقارب سے جُدائی کا فکر ہو۔ جیسے عاشق اور محبّ اپنے محبوب پر جان قربان کرنے کو تیار ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی کرنے سے دریغ نہ کرے۔ اس کا نمونہ حج میں رکھا ہے۔
>
> (ملفوظات جلد ۹، صفحہ ۱۲۳)

حضرت جنیدؒ: تو پھر تو مزدلفہ میں نہیں پہنچا۔ جب تو واپس منیٰ میں آیا تاکہ جانور ذبح کرے تو کیا اس کے ساتھ تو نے اپنی تمام سفلی خواہشات کو بھی قربان کیا تھا؟

وہ آدمی: نہیں یہ تو مجھ سے نہیں ہو سکا۔

حضرت جنیدؒ: تو پھر تو نے کوئی قربانی نہیں دی۔ جب تو نے رمی جمار کیا تھا تو کیا تو نے ساتھ ہی اپنی تمام ایسی آرزوؤں اور تمناؤں کو بھی کچل ڈالا تھا جو تجھے بے راہ روی کی طرف لے جاتی ہیں؟

وہ آدمی: نہیں! اس کی ہمت تو مجھے نہیں ہوئی۔

حضرت جنیدؒ: تو پھر تو نے رمی جمار نہیں کیا اور در حقیقت تو نے مناسک حج میں سے کچھ بھی پورا نہیں کیا۔ تو اگلے سال پھر جا اور ابراہیمی روح کے ساتھ حج کر تاکہ تو ابراہیمی مقام کو حاصل کر سکے۔ ....

حج کے متعلق اکثر یہ سننے میں آیا ہے کہ حج کرنے والا اپنا حق سمجھتا ہے کہ اپنے لئے فخر کے طور پر حاجی کا لقب استعمال کرے۔ ایک ایسا حج جو محض ظاہری رسم و رواج کے طور پر کیا گیا ہو اس ''اعزازی نشان'' کے ذریعہ لوگوں سے احترام کی پونجی حاصل کرنے کے لئے مفید ہو تو ہو لیکن جہاں تک اسلامی رُوح کے ساتھ ایک فریضہ کی ادائیگی کا تعلق ہے، اس لقب کی کوئی قیمت نہیں۔ اتنی بھی نہیں کہ ایک کھوٹے سکّے کی ہوتی ہے۔ کاش میں اسلام کے حقیقی نمونہ پر عمل کرنے اور اپنے احساسات کو اپنے ہم جنسوں تک پہنچانے میں کامیاب ہو سکوں۔

(ماخوذ از ''میرا حج بیت اللہ''، صفحہ ۲۲ تا ۲۴)

بدلتا موسم

کتنے چہرے کھل اُٹھے ہیں اُسکا چہرہ دیکھ کر
کتنے مُردے جی اُٹھے ہیں اُسکا جلوہ دیکھ کر
اہل ربوہ جی رہے ہیں جسکا رستہ دیکھ کر
شکر کے سجدوں میں ہونگے اُسکو اچھا دیکھ کر
روتے روتے ہوگئے، غم میں جس کے جاں بلب
اب خوشی سے کھل رہے ہیں اُسکو ہنستا دیکھ کر
ایلی ایلی کہہ اُٹھے تھے غم کی سُولی پر جو لوگ
اللہ اللہ کر رہے ہیں اُسکو آتا دیکھ کر
اس خوشی کے ساتھ خوشیاں اور بھی آنے کو ہیں
لوگ کرلیں گے یقیں موسم بدلتا دیکھ کر

مقصود الحق

بقیہ تعلیم القرآن کلاس

مضامین پڑھائے گئے۔ 45 افراد نے امتحان دیا۔ مکرم نیشنل امیر صاحب نے کلاس میں شامل ہونے والوں سے خطاب کیا اور قرآن کریم میں موجودہ حالات کے حل پر غور کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ (رپورٹ مقصود احمد، منتظم اعلیٰ)

لوکل امارت فلڈا نوئے ہاف

اس امارت کے تحت 25 تا 29 دسمبر سالانہ تعلیم القرآن کلاس منعقد کی گئی۔ مکرم لوکل امیر صاحب نے افتتاحی خطاب کیا۔ کلاس میں تدریس کے زیادہ تر فرائض محترم مولانا محمد احمد راشد صاحب مربی سلسلہ نے ادا کئے۔ کل 27 افراد نے امتحان دیا۔

محترم نیشنل سیکرٹری صاحب تعلیم کی ہدایت کے مطابق خدام الاحمدیہ کو بھی روزانہ دو گھنٹہ کلاس کا وقت دیا گیا تاکہ وہ بھی اپنا پروگرام کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کاوشوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔ (نصیر احمد خان، ناظم رپورٹنگ تعلیم القرآن کلاس)

بقیہ اجتماع واقفین نو

پورا اترنے کے لئے ہم سب کو اپنا آپ بدلنا ہوگا۔ نیز آپ نے وقت کی پابندی کرنی اور سچ بولنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد بچوں اور بچیوں کے نصاب سے امتحانات ہوئے۔ کوئز پروگرام دلچسپ رہے۔ علمی مقابلہ جات وارودو املاء کے مقابلہ جات بھی منعقد ہوئے۔ محترم شمس الحق صاحب نیشنل سیکرٹری وقف نو نے اپنے خطاب میں بہت قیمتی نصائح سے نوازا۔ (سیکرٹری اجتماع، راشد محمود ملک)

لوکل امارت فلڈا نوئے ہوف

مورخہ 21 دسمبر 2002 کو لوکل امارت فلڈا نوئے ہوف میں ساتواں اجتماع منعقد ہوا، افتتاحی خطاب میں لوکل امیر صاحب نے بچوں کو گھروں میں سلام کو رواج دینے پر زور دیا۔ اس ایک روزہ اجتماع میں علمی و ورزشی مقابلے بھی ہوئے۔

بوڑھے افراد کی رہائش گاہ کا دورہ

جماعت بڈنگن نے دسمبر میں بوڑھے افراد کی رہائش گاہ کا دورہ کیا۔ ۴۵ کتابیں دیں، پھول اور چاکلیٹ تقسیم کیے۔ جماعت کا تعارف کروایا۔ جس سے وہ لوگ بہت متاثر ہوئے اور خوشی کا اظہار کیا۔ (رپورٹ ملک حبیب الرحمٰن، سیکرٹری تبلیغ)

ایک ایک کر کے ہوئے کتنے ستارے رخصت

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

پچھلے چند ہی مہینوں میں ہماری بستی کے کتنے درخشندہ ستارے غروب ہو گئے۔ جانا تو ہر ایک کو ہے مگر غریب الوطنی میں بیٹھ کر کسی کی سناؤنی سنیں تو سیدھی دل پر چوٹ پڑتی ہے حالانکہ ان لوگوں سے جو اپنا وقت گذار کر آگے گذر جاتے ہیں ایسا قریبی تعلق نہیں ہوتا کہ جسے قربت اور دوستی کا تعلق کہا جاسکے۔ مگر وہ لوگ بستی میں چلتے پھرتے جیتے جاگتے نظر آتے رہیں تو دل کو یک گونہ تسلی رہتی ہے کہ یہ لوگ ہمارے پاس ہی ہیں۔ کسی وقت بھی استفادہ کا موقع ملے تو ان سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ وہ لوگ نہ رہیں تو محرومی کا احساس شدید تر ہو جاتا ہے۔ یہ زندگی کا دستور ہے۔ دیکھتے دیکھتے منظر نامہ بدلتا ہے اور لوگ آنکھوں سے اوجھل ہو جاتے ہیں اور دنیا والے انہیں مٹی کو سونپ آتے ہیں۔ مٹھیوں میں خاک بھر کر دوست آئے بہر دفن۔ عمر بھر کی دوستداری کا صلہ دینے لگے۔

ہم بہت چھوٹے تھے تو اپنے تایا کے ہمراہ اپنی بستی کے ایک درویش نواب کی ڈیوڑھی پر جایا کرتے تھے۔ تایا تو اپنے کاروبار بانی میں مصروف رہتے ہم ان نواب صاحب کے پوتوں میں سے ایک سے کھیلتے رہتے جو ہمارے ہم عمر تھے اور جن سے بعد میں کلاس میں ہم نشینی کا موقع بھی ملا۔ انہی نواب صاحب کے ایک بزرگ پوتے تھے جنہیں ہم نے دور دور سے بہت دیکھا لیکن قریب آنے کا موقع نہ ملا۔ ہجرت کے بعد یوں ہوا کہ ان سے تھوڑا علمی تعلق پیدا ہونے لگا کہ صاحب ذوق تھے۔ پھر ہمارے بزرگ چچا مولوی عبد الکریم لندن سے آتے تو ان نوابزادہ صاحب کی موٹر ان کی سواری میں رہتی۔ اس موٹر کو ڈرائیو کرنے کا موقع ہمیں ملتا کیونکہ چچا کا خیال تھا کہ پاکستان میں ڈرائیونگ کرنا ان جیسے کہنہ مشق ڈرائیور کے بس کا روگ نہیں۔ یوں قریب سے دیکھنے کا موقع ملتا رہا۔ ہم لاہور میں پڑھتے تھے تو دارالذکر میں ان سے علیک سلیک ہوتی رہتی۔ اصل تعلق اس وقت پیدا ہوا جب ان کے صاحبزادے ہمارے شاگرد ہوئے۔ ایک نواب کے پڑپوتے دوسرے نواب کے پوتے تیسرے نوابزادہ کے صاحبزادہ۔ آدمی اتنی نوابزدگی کا مورد ہو تو لوگ اس سے مجتنب رہنے میں ہی عافیت سمجھتے ہیں مگر ہمارا شاگرد نوابزادہ ہونے کے باوجود ہمارا بچہ بن کر رہا بالکل اسی طرح جس طرح ہمارے اپنے بچے رہتے ہیں۔ وہی بے تکلفی رہی۔ ہم اکثر سوچتے تھے کہ اس نوابزادہ میں اتنی فروتنی کیسے آگئی ہے؟ اس کا عقدہ اس وقت کھلا جب اس کے باپ کو نمازیوں کی جوتیاں سیدھی کرتے دیکھا۔ اس کے پردادا کے بارہ میں بھی یہی سنا کہ مامور وقت کی جوتیوں میں بیٹھنے کو اپنے لئے فخر سمجھتے تھے۔ ہم جس نوابزادہ کا ذکر کر رہے ہیں وہ نوابزادہ میاں عباس احمد خان تھے اور ان کے دادا نواب محمد علی خان تھے۔ پچھلے دنوں نوابزادہ عباس احمد خان صاحب کی رحلت کی اطلاع ملی تو دیر تک اس درویش

نوابزادہ کا چہرہ آنکھوں کے سامنے پھرتا رہا۔ بات کرنے میں دھیمے مہمان نوازی میں مستعد اور آگے آگے۔ کئی بار یوں ہوا کہ ان کی کوٹھی پام ویو میں کھانے کا وقت آ گیا تو نوابزادہ صاحب خود اٹھ کر غسل خانے میں ہاتھ دھونے کا انتظام چیک کرتے۔ خود اٹھ کر پینے کا پانی لاتے۔ نوکر چاکر موجود ہیں مگر مہمان کی خدمت میں انہیں لطف آتا تھا۔ خاموش طبع تھے زیادہ باتیں بنانا یا کرنا انہیں نہیں آتا تھا مگر کبھی کبھار کسی علمی موضوع پر رواں ہو جاتے تو ان کا گویا بحر کھل جاتا۔ ایسے ایسے نکتے بیان کرتے کہ سننے والا عش عش کرتا رہ جاتا۔ (دلی والے اسے اش اش لکھتے ہیں)۔ ہم نے بچپن سے انہیں دیکھنا شروع کیا تھا اس لئے ایک رعب داب ان کی شخصیت کا تھا ان سے بے تکلف ہو کر کھل کر بات کرنے کا حوصلہ نہیں پڑتا تھا مگر جب بے تکلفی ہوگئی تو احساس ہوا کہ یہ رعب داب محض ہماری اپنی طبیعت کی وجہ سے تھا ورنہ وہ تو ہر ایک سے بے تکلف ہو کر ملنے والے ہیں۔ اب وہ اٹھ گئے ہیں تو ان کی باتیں یاد آتی ہیں۔ ان کے ہاں ان کے کارخانے میں کام کرنے والے ایک دوست سید سجاد احمد کا انتقال بھی انہیں دنوں ہوا ہے وہ کہا کرتے تھے کہ ہم نے کسی آجر کو ان جیسا ملائم طبع نہیں دیکھا جو مزدوروں کام کرنے والوں کے حق میں رحمت۔ اللہ تعالیٰ اس درویش صفت نوابزادہ کو اپنی رحمت میں ڈھانپ لے اور ان کے علمی فیض اور طبیعت کی ملائمت کو ان کی اولاد و اخلاف میں جاری رکھے۔

پھر ہماری بستی میں دلی کے خواجہ میر درد کے خاندان کے ایک بزرگ تھے۔ ان کی بزرگی اور علمیت کا ایک زمانہ گواہ تھا۔ ہم نے جس کو بھی دیکھا ان کی علمیت کی تعریف میں رطب اللسان پایا۔ حدیث اور قرآن ان کا تخصص تھا۔ ان کا قرآن کا ترجمہ تو اب بھی مقبول خلائق ہے۔ ان کی مہمان نوازی اور غریب پروری کے چرچے آج تک لوگوں کی زبان پر ہیں۔ معذوروں ناداروں کی دستگیری کرنے اور کسمپرسوں کو پوچھنے والے۔ ان کی شخصیت اور بزرگی کا رعب بچوں بڑوں سب پر تھا مگر ہمیں یاد نہیں کہ ہم نے کبھی ان کی بزرگی کے ڈر کر انہیں سلام کرنے میں ذرا بھی جھجک محسوس کی ہو۔ یہی لگتا تھا کہ یہ بزرگ تو بس اپنے ہی ہیں۔ ان کی اولاد میں سے ان کے تینوں بیٹوں کو ہم نے اپنی بستی کے لوگوں میں مقبول و محبوب پایا۔ ایک اپنی انتظامی قابلیت کی وجہ سے معروف ہوئے اور ایک دینی ادارہ کے سربراہ رہے اور دنیا سے رخصت ہوئے تو اپنے پیچھے رونے والوں کا ایک گروہ کثیر چھوڑ کر رخصت ہوئے۔ لوگ اب بھی ان کو یاد کرتے ہیں۔ ایسا کچھ کر کے چلو یاں کہ بہت یاد رہو۔ دوسرے صاحبزادے جو ابھی پچھلے دنوں اس دنیا سے گئے ہیں عجیب منکسر المزاج بزرگ تھے۔ دیکھنے میں بالکل سادہ اور درویش۔ طبع میں حد سے زیادہ فروتنی۔ علمی ذوق کے حامل تھے مگر اپنی علمیت

اور بزرگی کا اظہار کرنے میں بہت محتاط تھے۔ یورپ میں سکینڈے نیویا میں مدتوں دینِ حق کا چرچا کرتے رہے۔ ان کے اپنے ادارہ والوں نے ان کو خط لکھا اور کہا کہ آپ اتنے لمبے عرصہ تک اس نیک کام میں مصروف رہے ہیں مادر علمی میں آکر ایسے واقعات سنائیں جو "ایمان افروز" ہوں۔ اسی چٹھی کے پیچھے لکھ بھیجا کہ "میرے ان ملکوں میں قیام کے دوران کوئی 'ایمان افروز' واقعہ نہیں ہوا اس لئے مجھے اس تقریر سے معاف رکھئے"۔ یہ ان کی عاجزی کی انتہا تھی ورنہ ہم جیسوں کو موقع ملے تو ہر واقعہ کو ایمان افروز بنا کر اپنے ایمان میں کمی اور دوسروں کے ایمان میں اضافہ کرتے پھریں۔ اس فروتن بزرگ نے یہ ورثہ اپنے بزرگ باپ سے لیا تھا۔ سید میر مسعود احمد بھی اپنے بزرگ باپ کی طرح "یمشون فی الاسواق" کرتے تھے۔ بستی میں چلتے پھرتے۔ لوگوں سے ملتے ان کا دکھ درد سنتے ان کے ہم وغم میں شریک ہوتے تھے۔ ان کے جوتوں کو بھی ہم نے ان کے باپ کے جوتوں کی طرح گرد آلود پایا۔ ان کو شاید "اشعث اغبر" رہنے میں مزا آتا تھا۔ ان کی شخصیت کے گرد بھی احترام کا ہالہ تھا ہر کس و ناکس ان سے ملنے کے لئے ان کی طرف نہیں لپکتا تھا یہ اپنی دھن میں مگن چلتے چلے جاتے۔ ایک دو بار ہم نے انہیں سائیکل سے اتر کر لوگوں سے بات چیت کرتے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس لئے اتر آئے ہیں کہ اس پیدل چلنے والے نے انہیں سلام کہا تھا اور یہ سائیکل پر جاتے جاتے اسے اس کا سلام لوٹانا نہیں چاہتے تھے باقاعدہ اتر کر سلام کا جواب دیا ہے اور پھر یہ جا وہ جا۔ جسم بھاری تھا مگر اتنا بھی نہیں کہ "کارِ جہاں سے بیکار ہو گئے ہوں اس لئے چلنے میں کچھ حجاب محسوس کرتے تھے مگر ہم نے انہیں چلتے اور سائیکل چلاتے دیکھا ہے ہمیں تو محسوس نہیں ہوا کہ ان کا جسم ان کی مستعدی کی راہ میں حائل ہوا ہو۔ لائبریری کو جانے والا رستہ ان کی علمی تگاپو کا گواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے باپ کے علمی فیضان کو ان کے اخلاف میں جاری رکھے۔ میری واقفیت تو ان کے کسی بچے سے نہیں البتہ اس دودمانِ علمی کا ایک بچہ قمر سلیمان ہے جس پر اس کے استادوں کو فخر ہے اللہ تعالیٰ اس کے علم اور قلم میں برکت دے۔

یہ تو ہماری بستی کا ذکر تھا ہماری اپنی گلی کے دو بزرگ انہی دنوں گئے اور ہماری گلی کی رونقوں کو ساتھ لئے گئے۔ قریشی محمد افضل اور مولانا رشید احمد چغتائی۔ قریشی افضل صاحب کو ہم نے ہجرت سے پہلے اپنی بستی کے "افضل برادرز" کے حوالہ سے جانا۔ ان کی دکان مشہور خلائق تھی مگر ہمیں یاد نہیں کہ ہم کبھی ان کی دکان پر گئے ہوں ہاں اتنا ہے کہ بڑے بازار میں آتے جاتے وہاں سے گذر ہوتا تھا دو دکانیں ذہن کے پردہ پر کل کی طرح آج بھی لکھی ہوئی نظر آتی ہیں ان کی دکان' اور علی گوہر اینڈ سنز کی دکان۔ پھر ہجرت کے بعد نئی بستی میں آئے تو ان کی دکان پھر پہلے

پہل اس بستی میں قائم ہوئی۔ ادھر ان لوگوں نے گھر ہماری گلی کی نکڑ پر بنالیا منڈی کی طرف سے داخل ہوں تو دائیں ہاتھ پہلا مکان ان کا تھا اور مشرق کی جانب سے آئیں تو اس زمانہ میں پہلا مکان قریشی نذیر احمد صاحب کا تھا بعد کو اولیت ابراہیم اینڈ سنز نے چھین لی۔ قریشی صاحب تو افریقہ میں دین کی اشاعت کا کام کر رہے تھے ان کی اولاد میں سے طاہر قریشی ہمارا شاگرد ہوا۔ دوسرے بھائی قریشی محمد اکمل صاحب گول بازار میں جا بیٹھے ان کا بیٹا انور قریشی ہمارا شاگرد ہوا اس طرح پرانی بستی کے اس خاندان سے ہمارا ہمسائیگی کے علاوہ بھی ایک تعلق بن گیا۔ ان کے بھتیجوں محمد احمد قریشی اور اسلم قریشی شہید سے کچے کوارٹروں کے زمانہ سے دوستی رہی۔ یہ دونوں بھائی محمد افضل قریشی اور قریشی محمد اکمل صاحب اپنی طرز کے بزرگ ہیں۔ خاموش مخلص اور حد سے زیادہ دیانت دار اور امین۔ قریشی افضل صاحب سے تو محلّہ داری کی وجہ سے اکثر آمنا سامنا اور علیک سلیک ہو جاتی تھی ہمیں یہ بات بہت اچھی طرح یاد ہے کہ ہم نے قریشی محمد افضل صاحب کو ہمیشہ کچھ نہ کچھ زیر لب پڑھتے دیکھا کسی آیہ کریمہ کا ورد کرتے ہوں گے۔ ذکر الٰہی کرتے ہوں گے۔ درود شریف پڑھتے ہوں گے۔ ہم نے اس بات کی کرید نہیں کی مگر ہم نے ان کے ہونٹ ہمیشہ ہلتے دیکھے۔ قریشی محمد احمد تو ایسا کراچی گیا کہ وہیں کا ہو رہا۔ محمد اسلم قریشی کو اللہ تعالیٰ نے شہادت سے سرفراز کیا اور اپنے پاس بلالیا اب ان کی آل اولاد یہاں ٹورانٹو میں ہے مگر انہیں اس بات کا علم نہیں کہ ہمارا اور ان کے باپ کا کتنا دوستانہ تھا۔ مگر ذکر قریشی محمد افضل صاحب کا ہے۔ ان کی دعا گوئی کا چرچا بھی بہت تھا۔ یہ بزرگ اپنی گلی کے مکینوں کیلئے شجرِ سایہ دار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکی دعاؤں کا فیض جاری رکھے۔

ادھر مشرق کی جانب استاذی المحترم قبلہ شیخ محبوب عالم صاحب خالد کے مکان سے ساتھ مولانا رشید احمد چغتائی صاحب تھے، ہمیشہ کلاہ پر سفید پگڑی باندھ کر باہر نکلنے والے۔ بر میں اچکن ہم نے ہمیشہ دیکھی۔ ایک وضع داری تھی جسے نبھا رہے تھے۔ بلاد عربیہ میں برسوں رہے۔ عربی خوب جانتے تھے جن لوگوں نے ان سے پڑھا ہے (اور ان میں ہماری بیگم بھی شامل ہیں) وہ ان کے تبحر علمی کی تعریف کرتے ہیں۔ چغتائی صاحب سے ایک گلی میں قریب تر رہنے کے باوجود ہمارا بے تکلفی کا تعلق اس لئے نہ ہوا کہ ان کی طبیعت میں خوردوں سے میل ملاپ رکھنے میں حجاب تھا ادھر ہماری تمام تر دوستی اپنے سے بڑی عمر کے بزرگوں سے رہی۔ چغتائی صاحب کی دوستی سے ہم محروم رہے مگر ان کی دعاؤں سے ہرگز محرومی نہیں رہی۔ وہ گلی کے سب مکینوں کیساتھ ہمسائیگی کے حق کو نبھاتے تھے۔ ہر ایک کی خبر گیری کرتے رہنا بیماروں کی عیادت کرنا۔ دعاؤں میں یاد رکھنا۔ اسی لئے تو ہم نے ابتداء ہی میں یہ لکھا تھا کہ ہماری گلی اتنے تھوڑے عرصہ میں اتنے بزرگ لوگوں سے محروم ہوگئی۔ اب شیخ محبوب عالم صاحب خالد ہیں اللہ ان کی زندگی میں برکت دے۔ ہم جیسے غریب الوطن لوگ دعائیں ہی تو دے سکتے ہیں۔

Vol. 8 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 3
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Germany, Tel.: 069-50688652, Fax: 50688655

جرمنی کے شب و روز

سالِ نو میں تبدیلیاں

جرمنی میں نئی تبدیلیوں کا اندازہ ہر سال مئی میں لگایا جاتا تھا جبکہ کافی عرصے سے یہ اندازہ اب جنوری میں یعنی نئے سال کے آغاز سے ہی سامنے آنے لگا ہے۔ جیسا کہ یکم جنوری سے ROT-GRÜN حکومت کے مختلف مدات میں نئے پلان اور ٹیکس بڑھانے کا آغاز۔ مثال کے طور پر اپنے گھر بنانے کے لئے حکومتی مدد میں کمی، مشروبات کے جستی ڈبوں پر لگایا گیا زرِ ضمانت عرف عام میں Dosenpfand کے طور پر مشہور ہے، بھی یکم جنوری سے لاگو ہو چکا ہے۔ محکمہ ڈاک کے نرخ میں ردّ و بدل، مختلف عوامی جگہوں پر کھلے عام سگریٹ نوشی کی ممانعت اور اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ نیا ہے۔ مشہور Ökosteur کی پانچویں قسط کا اجراء بھی یکم جنوری سے ہو چکا ہے جس سے پٹرول کی قیمتوں میں مجموعی طور پر چار سے پانچ سینٹ تک کا اضافہ ہو چکا ہے۔ بجلی کے نرخ میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ مجموعی طور پر خرچ کی گئی ہر کلوواٹ کی قیمت 50 سینٹ ہوگی۔ گیس کے نرخوں میں اضافہ ہوگا۔

حملوں میں اضافہ

PDA برلن: جرمنی میں ایک بار پھر سے نسلی حملوں میں اضافہ ہوگیا ہے۔ پچھلے دنوں صوبہ Sachen-Anhalt کی ایک ذیلی ریل گاڑی میں سفر کرتے ہوئے ایک بھارتی باشندے پر حملہ کیا گیا جس سے وہ زخمی ہوگیا۔ اسی طرح کا ایک اور حملہ جرمنی کے مشرقی حصے کے ایک شہر Cottbus میں کیوبا کے ایک باشندے پر کیا گیا جب وہ خریداری کے لئے گھر سے باہر جا رہا تھا۔ پولیس کے مطابق ہر دو حملوں میں شامل مجرمان کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ حیرانی اس بات کی ہے کہ ان حملہ آوروں کی عمریں 16 سے 18 سال کے درمیان ہیں۔ پولیس ان حملوں کے پس منظر کو نسلی تعصب میں شمار کر رہی ہے۔

جرمنی میں مہنگائی

DPA ہنوور: جرمنی بھر میں پچاس فیصد سے زائد لوگ نئے سال میں ہونے والی مختلف قانونی اصلاحات اور مجموعی طور پر معاشی کمزوری کی وجہ سے اپنی آمدنی میں پچاس فیصد کی کمی محسوس کر رہے ہیں۔ حال ہی میں FWD کے تحت کئے گئے ایک سروے کے مطابق جرمن لوگ نئے سال میں اپنے آمد و خرچ میں کمی کی وجہ یورپی مشترکہ کرنسی (Euro) کے اجراء اور حکومتی ٹیکس پالیسی کو قرار دے رہے ہیں۔ سال 2003ء میں پچاس فیصد سے زائد جرمن لوگوں پر اس کا اثر پڑے گا جس سے ان کے گھروں کے بجٹ میں بہت بڑا ردّ و بدل ہوگا، کیونکہ عمومی طور پر ملازمین کی تنخواہوں میں کوئی خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا ہے۔

سیلاب

DPA: باوجود اس کے کہ پچھلے سال آنیوالے بہت بڑے سیلاب سے جو جرمنی کے مشرقی حصہ میں بہت زیادہ نقصانات چھوڑ گیا۔ جرمن محکمہ موسمیات کے اعداد و شمار کے مطابق سال 2002ء بارش اور سیلاب کے لحاظ سے تیسری پوزیشن پر رہا۔ جس میں جرمنی کی سرزمین پر 983 لیٹر پانی فی مربع میٹر برسا۔ جبکہ سال 1981ء میں 996 لیٹر پانی فی مربع میٹر جبکہ سال 1965ء میں 990 لیٹر پانی فی مربع میٹر برسا۔

چار ارب باسٹھ کروڑ تین لاکھ بیس ہزار آٹھ سو یورو

46.220.320.800 Euro یہ کسی امداد کے اعداد و شمار نہیں ہیں بلکہ جرمنی کے دارالحکومت برلن پر چڑھے ہوئے قرض کی رقم ہے۔ اس کے علاوہ اس رقم پر سود کی مد میں ہر ایک سیکنڈ میں ۲۰۰ یورو کا اضافہ ہو رہا ہے۔ برلین شہر کی ۱۰ فیصد سے زائد آمدنی قرضوں کے سود کی ادائیگی میں چلی جاتی ہے۔ اس بات کا جائزہ حال ہی میں شہر برلن کے مالیاتی مرکز Thilo Sarazin نے اپنی ایک رپورٹ میں پیش کیا ہے۔

فرینکفرٹ میں Euro Mold کی نمائش

جرمنی کے شہر فرینکفرٹ میں ۴ دسمبر سے ۷ دسمبر ۲۰۰۲ء تک عالمی نمائش Euro Mold نمائش گاہ کے ہال نمبر 9 ,8 (9.2) (9.1) میں منعقد ہوئی۔ اس نمائش میں ۳۷ ممالک کی ۱۵۱۰ کمپنیوں نے حصہ لیا۔ جرمنی کے بعد سب سے زیادہ اٹلی کی کمپنیوں نے اس نمائش میں حصہ لیا۔ اس سال تین نئے ممالک کوسٹاریکا، دبئی اور ملائشیا اس نمائش میں شامل ہوئے۔ نمائش میں مولڈ بنانے کی جدید مشینری، کمپیوٹر ڈیزائننگ، جدید اوزار، تیز رفتاری سے کام کرنے کے اوزار، مشینری، نئی مصنوعات اور ہوائی جہاز سے متعلق جدید پرزے رکھے گئے۔ نیز نئے ایجاد ہونے والے میٹریل اور لیزر مشینیں بھی رکھی گئیں۔

عالمی خبریں

ہوائی اڈوں پر نئی تکنیک

چہرے کی سکیننگ کے ذریعہ سے مشتبہ افراد کو قابو کیا جائیگا۔ سوئزرلینڈ کے شہر زیورچ کے ہوائی اڈے پر اس عمل کو یقینی بنانے کے لئے ۲۰۰ سے زائد نئے کیمرے نصب کر دیئے گئے ہیں جن کے DATA میں مشتبہ افراد کی تصاویر جمع کردی گئی ہیں۔ مسافروں کے چہرے ان کیمروں سے بذریعہ Scanning گزارے جائیں گے اور اس نئے System کے تحت مسافروں میں سے مشتبہ افراد کا پتہ چلایا جاسکے گا۔ یہ بات زیورچ ہوائی اڈے کے سیکیورٹی چیف نے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا۔

خواتین اور فٹ بال

۱۹۷۹ء کے بعد پہلی دفعہ ایرانی خواتین کو سٹیڈیم میں جا کر فٹ بال دیکھنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ اس سے قبل ایرانی خواتین کو کسی بھی قسم کے ورزشی کھیل کو اسطرح سے براہ راست دیکھنے کی ممانعت تھی جو بالآخر ختم ہوگئی ہے۔ اور اس طرح ایرانی خواتین بھی اب اپنے مردوں کے ساتھ فٹ بال سٹیڈیم میں کھیل کے مناظر سے لطف اندوز ہوسکیں گی۔

ایک نو احمدی جرمن کی تقریر بزبانِ جرمن اور اردو

مکرم مانوئیل اولمن صاحب جرمن نژاد نو احمدی ہیں اور قانون کے طالب علم ہیں۔ اگرچہ آپ کو بیعت کرنے کی سعادت ملے زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ تاہم آپ نے اپنے علم و عمل میں غیر معمولی ترقی کی ہے اور اپنے آپ کو جزو جماعت بنانے میں بہت محنت سے کام لیا ہے۔ اس کا اظہار اس وقت ہوا جب آپ نے جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۲ کے موقع پر ایک مختصر سی تقریر جرمن میں کی اور اسکے ساتھ ہی اس کا اردو ترجمہ بھی خود ہی پیش کیا۔ ان کی تقریر کے چیدہ چیدہ حصے اس درخواست دُعا کے ساتھ ہدیہ قارئین ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے علم و یقین اور معرفت میں برکت بخشے، استقامت عطا فرمائے اور جماعت کے لئے ایک مفید وجود بننے کی توفیق بخشے، آمین۔

"مجھے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے دو سال ہوگئے ہیں۔ میری عقل یہ دیکھ کر حیران ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو اجتماعی طور پر کتنے بڑے بڑے کام کرنے کی توفیق عطاء فرما رہا ہے۔ مجھے کچھ عرصہ مسلم ٹی وی احمدیہ MTA میں کام کرنے کا موقع ملا ہے وہاں میں نے تجزیہ کیا کہ کتنے تھوڑے وسائل سے کتنا بڑا کام ہو رہا ہے۔ گویا حضرت مسیح موعودؑ نے جو یہ فرمایا "اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا"، اللہ تعالیٰ ویسا ہی سلوک فرما رہا ہے۔

اب میں مسائل پر بھی کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔ ایک طرف اسلامی تعلیم ہے اور دوسری طرف معاشرتی روایات۔ ہم میں سے ہر ایک کو جائزہ لینا چاہیے کہ وہ ایک کام روائتاً کر رہا ہے، عادتاً کر رہا ہے یا مذہباً کر رہا ہے۔ اسلام میں صفائی کا اعلیٰ معیار قائم رکھنے کے لئے ہدایت دی گئی ہے۔ اس ضمن میں گھر کی صفائی اور خدا کے گھر کی صفائی بہت اہم ہے اور ابھی ہم میں صفائی کے معیار کی بہت کمی ہے۔ صفائی کرنا بے عزتی کا کام نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مبارک ہاتھوں سے بہت سے کام کیا کرتے تھے۔ یہ روائتیں ہمیں بتاتی ہیں کہ عزت کا پیمانہ کیا ہے۔ ہمارے کندھوں پر یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ احمدیوں کا تعلق خواہ کسی بھی ملک سے ہو، کوئی رنگ نسل ہو، ہم میں سے ہر ایک کو اپنی ذات میں انقلاب لانا ہوگا۔ جب مجھے اسلام کے بارہ میں معلومات حاصل ہوئیں تو مجھے بھی بہت ساری عادتیں چھوڑنی پڑیں۔ مجھے یہ فیصلہ کرنا تھا کہ مجھے معاشرے کے دباؤ میں رہنا چاہیے یا اللہ کے حکم کے مطابق۔ یہ آسان بات نہیں تھی۔ میں نیا احمدی ہوں اور ہر احمدی کا عمل مجھ پر اثر کرتا ہے۔ مجھے مثالیں چاہییں جو مجھے ہمت دیں۔ میں صرف اسلام کے فلسفے کو ہی خوبصورت نہ سمجھوں بلکہ اس پر عمل کر کے جو پھل ملتا ہے اس کی جستجو میں رہوں۔

دلی اعتذار و تصحیح

اخبارِ احمدیہ جرمنی کے فروری 2003ء کے شمارہ میں حضرت قاضی ظہورالدین صاحب اکمل کی نظم "نشانِ رحمت" کے ایک شعر میں سہو کتابت سے غلطی رہ گئی ہے۔ اصل شعر یوں ہے۔

چوتھے مرکز کو بنا کر تین کو کردے گا چار
اور چوتھے بیٹے کی بیعت بھی لے گا نامدار

ادارہ اس غلطی کے لئے تمام قارئین سے دلی طور پر معذرت خواہ ہے اور درخواست دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہماری پردہ پوشی فرماتا رہے، آمین۔

(مدیر اخبار احمدیہ۔ جرمنی)

امن کی درخواست

کیتھولک فرقے کے پاپ اعظم دوئم نے ایک بار پھر دنیا کو اس بات سے متنبہ کیا ہے کہ دنیا پر چھائے ہوئے جنگ کے بادلوں کو دور ہونا چاہیے۔ پاپ اعظم دوئم نے بڑے واضح الفاظ میں امریکہ کو منع کیا ہے کہ وہ عراق پر حملے سے اجتناب کرے۔ اس بات کو جرمن ٹیلیویژن ARD نے بڑے واضح طور پر دکھایا اور پاپ کی تقریر کا متن نشر کیا۔ واضح رہے کہ جرمن حکومت عراق سے جنگ کے خلاف ہے اور چانسلر شروڈر نے ایک بار پھر اس بات کا اعلان کیا ہے کہ وہ امریکہ کی عراق کے خلاف جنگ کی پالیسی کے خلاف ہیں۔

(ترجمہ و ترتیب: محمد یونس بلوچ)

اعلان ولادت

مورخہ ۱۸ فروری ۲۰۰۳ء کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام "عزہ احمد" تجویز ہوا ہے۔ بچی مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک صالح، خادمِ دین ہونے اور صحت و درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

(فیاض احمد Kaiserslautern)

اعلانِ نکاح

خاکسار کے بیٹے عزیزم کامران احمد ارشد سلمہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ نصرت جہاں سلمہا بنت مکرم عبد الرشید صاحب ندیم صدر جماعت Neuss بعوض ۲۵۰۰ یورو حق مہر پر مورخہ ۴ نومبر ۲۰۰۲ء کو بیت السبوح میں مکرم مولانا حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج جرمنی نے پڑھایا۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے، آمین۔

(ارشد احمد شہباز، ناظم علاقہ مائن فرانکن)